

(جواب) : اقامت کے دوران جب قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا جاتا ہے،

تو اس کے جواب میں بعض لوگ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہتے ہیں۔ یہ جائز نہیں، کیونکہ ایسا کہنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس کے متعلق جو حدیث وارد ہے، وہ سخت ”ضعیف“ اور ناقابل عمل و ناقابل حجت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :

❁ مروی ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا شروع کی۔ جب انہوں نے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا، تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہا۔ (سنن أبي داود: 528، عمل اليوم والليلة لابن السني: 105)

یہ روایت دو وجہ سے ”ضعیف“ ہے :

① اس کا راوی محمد بن ثابت عبدی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ضعیف“ ہے، جیسا کہ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَكْثَرِ الْمُحَدِّثِينَ .

”اکثر محدثین کرام کے نزدیک یہ مضبوط راوی نہیں۔“

(خلاصة الأحكام: 217/1، ح: 559، نصب الراية للزيلعي: 6/5/1)

② ”رجل من اهل الشام“ نامعلوم اور ”مبہم“ ہے۔

دین ثقہ راویوں کی بیان کردہ صحیح روایات کا نام ہے۔ پھر اس مسئلہ کا تعلق بھی احکام شرعیہ سے ہے، نہ کہ فضائل سے۔

(سوال) ④ : زید کی دو بیویاں ہیں اور دونوں کے بطن سے اس کی بیٹیاں

ہیں۔ بکر کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے اس کی کسی بیٹی کے ساتھ دودھ پیا۔ اب کیا بکر کا

بیٹا اپنی رضاعی بہن کے علاوہ اس کی دوسری بہنوں یا زید کی دوسری بیوی کی بیٹیوں سے نکاح کر سکتا ہے؟

(جواب) : اس بچے کا نکاح جس طرح اپنی رضاعی بہن کے ساتھ نہیں ہو سکتا، اسی طرح اس کی دیگر بہنوں اور زید کی دوسری بیوی کی بیٹیوں سے بھی نہیں ہو سکتا، کیونکہ جو رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ زید کی بچی کے ساتھ اس نے دودھ پیا، وہ زید کا رضاعی بیٹا بن گیا۔ اب زید کی تمام بیٹیاں اس کی رضاعی بہنیں ہیں۔

ہاں بکر کے دوسرے بیٹے، جنہوں نے زید کی کسی بیوی کا دودھ نہیں پیا، وہ زید کی کسی بھی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، قَالَتْ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَاهُ فُلَانًا، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا، لِعَمِّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ، دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «نَعَمْ، إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ» .
”رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف فرما تھے کہ انہوں نے ایک شخص کی

آواز سنی، جو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ سیدہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ شخص آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تو یہ حفصہ کے رضاعی چچا لگتے ہیں۔ سیدہ نے عرض کیا: اگر میرے رضاعی چچا زندہ ہوتے، تو کیا وہ میرے گھر آ سکتے تھے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! رضاعت سے وہ رشتہ حرام ہو جاتے ہیں، جو خون سے حرام ہوتے ہیں۔“

(صحیح البخاری: 2646، صحیح مسلم: 1445، واللفظ لہ)

سوال ⑤: کیا قرآن مجید کی قسم اٹھانا جائز ہے؟

جواب: قرآن مجید کی قسم اٹھانا جائز ہے، کیونکہ مخلوق کی قسم ناجائز اور حرام ہے، جبکہ قرآن مجید اللہ رب العزت کی حقیقی کلام اور اس کی صفت ہے، مخلوق نہیں۔ جو شخص قرآن مجید کی قسم اٹھانے کے بعد اسے توڑے، اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم اٹھانا جائز ہے، اسی طرح اس کے اسما و صفات کی قسم بھی جائز ہے۔ اس پر امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، جیسا کہ:

✿ امام اندلس، حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَالَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْعُلَمَاءُ فِي هَذَا الْبَابِ؛ هُوَ أَنَّهُ مَنْ حَلَفَ بِاللَّهِ، أَوْ بِاسْمِ مَنْ أَسْمَاءُ اللَّهِ، أَوْ بِصِفَةٍ مِّنْ صِفَاتِهِ، أَوْ بِالْقُرْآنِ، أَوْ بِشَيْءٍ مِّنْهُ، فَحَنَثَ؛ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ يَمِينٍ عَلَى مَا وَصَفَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مِنْ حُكْمِ الْكَفَّارَةِ، وَهَذَا مَا لَا خِلَافَ فِيهِ